یَومَ نَدعُوا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِم
اردو ترجمہ
حیات القلوب
جلد سوم
در بیانِ امامت
مؤلفہ
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مترجمہ
مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری
ناشر
امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ
حلقہ ۷، لاہور ۸

پر ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور جو نکتہ طبرسی نے بیان کیا وہ مذکور ہوا۔ اور ہو سکتا ہے کہ ان میں یہ نکتہ ہو کہ جو اختلاف اولی الامر کی امامت کے بارے میں ہو اس کو بھی کتاب وسنّت کی جانب رجوع کرنا چاہیئے۔ لہذا چاہیئے کہ امام خدا ورسولؐ کی جانب سے منصوص ہو نہ کہ اس طریقہ سے جس کے مخالفین قائل ہیں کہ امامت کو اجماع پر منحصر سمجھتے ہیں اور امام کا مقرر کرنا امام کی جانب سے سمجھتے ہیں لیکن بعض حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اہلبیت کی قرائت میں آخر میں بھی وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ تھا جیسا کہ علی بن ابراہیمؒ نے کہا ہے کہ اولی الامر سے مراد امیرالمومنین ہیں۔ الغرض بسند مثل صحیح کے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَارْجِعُوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اور عیاشی نے بھی روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے آیت کو اسی طرح تلاوت فرمائی ہے۔
اور کلینی نے بسند کالصحیح روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے اس آیت کو اس طرح تلاوت فرمائی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پھر حضرت نے فرمایا کہ کیونکر اُن کی اطاعت کا حکم دے گا اور کس طرح اُن سے نزاع کی بھی اجازت دے گا۔ یہ خطاب اس جماعت سے فرمایا جو خدا اور رسول کی اطاعت پر مامور ہیں [1]

عیاشی نے بسند دیگر روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے آیت کو اس طرح پڑھا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَارْجِعُوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلَی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (پ۵ سورہ نساء آیت ۵۹) اور عیون اخبار الرضا میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے حضرت علی و امام حسن و امام حسین علیہم السلام سے وصیّت کی پھر خدا کے اس قول اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اولی الامر سے علی و فاطمہ کی اولاد میں سے امام مراد ہیں جو قیامت تک ہوں گے۔ اور اکمال الدین میں یہی مضمون بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت

---

[1] مؤلف فرماتے ہیں۔ حضرت کی مراد یہ ہے کہ اگر آخر میں اولی الامر نہ ہو تو اس بات کی دلیل ہوگی کہ امت کو اُن سے نزاع کرنا جائز ہوگا اور یہ ان کی اطاعت کے حکم کے خلاف ہے جو آیت کی ابتدا میں ہے۔"